AL-AASAR Journal Vol. 3, No. 1 (2026)
Quarterly *Research Journal* Online ISSN: 3006-693X
www.al-aasar.com Print ISSN: 3006-6921

اردو میں نعت نگاری کی روایت

The Tradition of Na'at Writing in Urdu Literature

سلمیٰ اختر

شعبۂ دار الترجمہ، منہاج یونیورسٹی لاہور

Abstract

Na’at is a significant genre of Urdu literature that expresses love, devotion, reverence, and spiritual attachment to the Holy Prophet Muhammad (PBUH). Although the tradition of Na’at writing has predominantly been associated with male poets, women poets have also made a valuable and distinctive contribution to its development. This study explores the tradition of Na’at writing among women poets in Urdu literature and examines its historical evolution, thematic dimensions, and artistic characteristics. It focuses on the ways in which women poets have expressed their profound love and devotion to the Holy Prophet (PBUH) through poetic language and imagery. Their Na’at poetry reflects not only religious and spiritual sentiments but also themes of morality, compassion, humanity, faith, and inner purification. The study also highlights the distinctive feminine perspective found in their poetic expression, including emotional depth, tenderness, humility, and spiritual longing. By examining selected Na’at compositions of prominent women poets, this research aims to identify their contribution to the enrichment of Urdu Na’at literature and to demonstrate their role in preserving and extending this literary tradition. The study concludes that women poets have established a meaningful and distinctive place within the history of Urdu Na’at and have contributed significantly to its thematic and artistic development.

Keywords:

Literature, Devotion, Tradition, Valuable, Historical, Focus, Reflect, Spiritual Sentiments, Holy, Identify, Concludes.

نعتیہ شاعری اسلامی ادب کی ایک ممتاز صنف ہے جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثنا پر مبنی ہوتی ہے۔ اس صنف کا آغاز اسلامی تاریخ کے ابتدائی ادوار میں ہوا جب صحابہ اکرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل، اوصاف اور سیرت کو شعری قالب میں ڈھالا، نعت محض جذباتی وابستگی کا اظہار نہیں بلکہ ایک فکری وروحانی روایت بھی ہے جو اُمت مسلمہ کے مذہبی، تہذیبی اوادبی شعور کی عکاسی کرتی ہے۔ نعتیہ شاعری نے مختلف ادوار میں نہ صرف فنی ارتقاء پایا، بلکہ مختلف لسانی، ثقافتی اور فکری حوالوں سے بھی متنوع اثرات قبول کیے۔ نعت گوئی نے عربی، فارسی، اردو اور دیگر زبانوں میں نہ صرف عقیدت کے نئے اسالیب متعارف کروائے بلکہ ادب میں مذہبی جذبے کی فکری جہتوں کو بھی اُجاگر کیا۔یہی وجہ ہے کہ نعتیہ شاعری کا مطالعہ محض ادبی تجزیہ نہیں بلکہ ایک علمی وروحانی تحقیق کا تقاضا کرتا ہے۔

لغوی اعتبار سے "نعت" کا لفظ عربی زبان سے ماخوذ ہے، جس کے بنیادی معنی "وصف"، "مدح"، یا "تعریف" کے ہیں۔ اس اصطلاح کو کسی شخصیت یا شے کی خوبی کے بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم اسلامی ادبیات میں "نعت" ایک مخصوص مفہوم

اختیار کر چکی ہے۔ تحقیق کی نظر سے دیکھا جائے تو نعت عام طور پر مدح کا عمومی اظہار نہیں بلکہ ایک مقدس فن ہے جو دینی، فکری اور روحانی شعور کا عکاس ہے۔ نعت نگاری میں الفاظ کے انتخاب، جذبے کی شدت اور عقیدت کی پاکیزگی کو اعلیٰ ادبی معیار کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاتا ہے تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت، اخلاق، معجزات اور تعلیمات کو شعری پیرایہ میں موثر انداز سے پیش کیا جاسکے۔ نعت نہ صرف ایک فنی اظہار ہے بلکہ یہ عقیدت مندانہ ادب کی ایک مستند روایت بھی ہے، جس کا مقصد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے عشق و محبت کا اظہار اور امت کو ان کی تعلیمات کی جانب راغب کرنا ہے۔

اصطلاحی اور فنی اعتبار سے نعت اس شعری یا نثری اظہار کو کہا جاتا ہے جس میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثنا بیان کی گئی ہو۔ 'نعت' ایک مخصوص ادبی صنف ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات عالیہ، اخلاق حسنہ اور سیرت مبارکہ کو نہایت ادب، محبت اور عقیدت کے ساتھ شعری یا نثری انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔ لغوی طور پر یہ لفظ "مدح" یا "وصف" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اسلامی ادبی روایت میں اس کا مفہوم محض تعریف سے آگے بڑھ کر ایک روحانی اور فکری اظہار کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جالبی نعت کو ادب اور عقیدت کا امتزاج قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نعت گوئی دراصل اس قلبی وروحانی کیفیت کا اظہار ہے جو عاشق رسولؐ کے دل میں موجزن ہوتی ہے اور وہ اس کا اظہار شعری زبان میں کرتا ہے۔"(۱)

علامہ شبلی نعمانی کے مطابق نعت گوئی محض مدح نہیں بلکہ سیرت نبویؐ کی تبلیغ کا ایک فکری اور دینی ذریعہ بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نعت گوئی اسلامی فکر، ادب اور معاشرتی شعور کا ایک ہمہ گیر آئینہ بن چکی ہے۔ ادبی اصطلاح میں "نعت" اس مخصوص صنف سخن کو کہتے ہیں جس میں رسول اکرمؐ کی ذاتِ گرامی کی مدح و ثنا کی جاتی ہے۔ یہ مدح صرف الفاظ کا حسن نہیں بلکہ ایک روحانی، فکری اور ایمانی وابستگی کا اظہار ہے۔ نعت گو شاعر نہ صرف نبی کریمؐ کے اخلاق، اوصاف، سیرت اور معجزات کو بیان کرتا ہے بلکہ اس کے ذریعے اپنے قلبی عشق وعقیدت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ نعت کے اصطلاحی مفہوم میں محض تعریف کا عنصر شامل نہیں بلکہ یہ ایک روحانی فن ہے جو اسلامی فکر، ادب اور تہذیب کے باہم امتزاج سے تشکیل پاتا ہے۔ نعمانی یوں لکھتے ہیں:

"نعت گوئی ایک عبادت ہے جو دل کے اخلاص اور ایمان کی گہرائیوں سے نکلتی ہے۔"(۲)

یہ محض ایک ادبی اظہار نہیں بلکہ ایک روحانی عمل ہے، جس میں شاعر کا دل عشق مصطفیٰؐ سے لبریز ہوتا ہے۔ نعت کہتے ہوئے شاعر کا قلم صرف الفاظ ترتیب نہیں دیتا بلکہ دل سے نکلنے والی سچائی، عقیدت اور روحانی وابستگی کو صفحہء قرطاس پر منتقل کرتا ہے۔ نعت گوئی میں عقیدت واحترام، سوزوگداز اور روح کی پاکیزگی کا وہ عنصر شامل ہوتا ہے جو کسی بھی دوسری صنفِ سخن میں اس شدت سے نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ نعت کہنا صرف ایک فن نہیں بلکہ ایک ذمہ داری بھی ہے، جو خالص نیت اور پاکیزہ جذبے کی متقاضی ہے۔ نعت کے ذریعے شاعر نہ صرف حضورؐ کی ذات اقدس سے اپنے قلبی تعلق کا اظہار کرتا ہے بلکہ سننے اور پڑھنے والوں کے دلوں کو بھی محبتِ رسولؐ سے منور کرتا ہے۔ اختر یوں لکھتے ہیں:

"نعت کو ادب عالیہ کی وہ صنف قرار دیتے ہیں جس میں ادب کے فنی تقاضوں کے ساتھ

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ساتھ دینی شعور بھی کارفرما ہوتے ہیں۔ نعت میں جو جذبات کارفرما ہوتے ہیں وہ محض الفاظ کی ترتیب نہیں بلکہ روحانیت کی ایک روشن پرت ہیں جو قاری یا سامع کے دل پر اثر کرتی ہے۔"(۳)

نعت کو اردو ادب میں ایک ایسی اعلیٰ وارفع صنفِ سخن تسلیم کیا جاتا ہے جس میں صرف ادبی جمالیات اور فنی محاسن ہی کارفرما نہیں ہوتے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک گہرا دینی وروحانی شعور بھی اس کا لازمی حصہ ہوتا ہے۔ نعت گوئی محض ایک شعری روایت نہیں بلکہ ایک ایسا عقیدت مندانہ اظہار ہے جس میں شاعر کا دل عشقِ رسولؐ سرشار ہوتا ہے اور اس کا قلم عقیدت و محبت کے خالص جذبے سے لبریز ہو کر گویا ایک روحانی تجربے کا حصہ بن جاتا ہے۔ نعت کے اندر کارفرما جذبات محض الفاظ کی خوشنمائی یا عروضی نزاکتوں تک محدود نہیں ہوتے، بلکہ یہ وہ روحانی پرت ہیں جو شاعر کے باطن سے پھوٹتی ہیں اور قاری یا سامع کے دل و دماغ پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں۔ نعت میں فنی تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ ساتھ ایک لطیف روحانی واردات بھی شامل ہوتی ہے جو اسے دیگر اصنافِ سخن سے ممتاز کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نعت کا مطالعہ صرف ادبی نظر سے کرنا کافی نہیں بلکہ اسے دینی اور روحانی تناظر میں بھی دیکھا جانا چاہیے۔ نعت گو شاعر اس صنف کے ذریعے نہ صرف اپنی عقیدت کا اظہار کرتا ہے بلکہ وہ اپنے مطالعہ سے فکری سطح اور دینی بصیرت کو بھی شعری پیرائے میں منتقل کرتا ہے۔ یہی خصوصیات نعت کو ادب عالیہ میں ایک منفرد اور مقدس مقام عطا کرتی ہے۔ چنانچہ نعت کو ایک ایسی ہمہ جہت صنف قرار دیا جاسکتا ہے جس میں فنی حُسن، لسانی نزاکت، جذباتی شدت اور دینی شعور ایک مکمل ہم آہنگی کے ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں۔

نعت کی ابتدائی روایت (قرآن مجید، حدیث، صحابہ کرام، خلفاء راشدین اور دیگر اہم ادوار میں)

نعت کی ابتدا ایک روحانی اور فطری عمل کے طور پر ہوئی، جس کا مقصد رسول اللہؐ کی صفات عالیہ اور سیرت طیبہ کی تعریف او رتوصیف کرنا تھا۔ اس کی ابتدائی روایت قرآن مجید، حدیث اور صحابہ کرام کے دور سے جڑی ہوئی ہے۔ نعت گوئی کے آثار اور اس کی اہمیت کو ہم مختلف مراحل اور منابع سے دیکھ سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسولؐ کی تعریف اور ان کے بلند مقام کا بار بار ذکر کیا ہے۔ قرآن میں نبی اکرمؐ کی شخصیت اور ان کی سیرت کو بلند مقام دیا گیا ہے، جس کا مقصد اہلِ ایمان میں رسول اللہؐ کے ساتھ محبت اور عقیدت پیدا کرنا تھا۔ قرآن کریم(۴) میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"اور بے شک تم اخلاق کے عظیم مرتبے پر ہو۔"

یہ آیت رسول اللہؐ کی اخلاقی عظمت کی گواہی دیتی ہے اور اسی طرح قرآن مجید میں نبی اکرمؐ کے معجزات، ان کی سیرت اور مقام کو بلند کیا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید نے نعت کی بنیاد رکھی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی عظمت کو اجاگر کیا۔ وہیں قرآن مجید میں اللہ اور اس کے فرشتوں کی طرف سے نبی اکرمؐ پر درود بھیجنے کا ذکر ملتا ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ الاحزاب (۵) میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبیؐ پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجا کرو اور سلام عرض کیا کرو۔"

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو مکمل رحمت اللعالمین بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ آپؐ کا وجود آپؐ کی تمام صفات، باعثِ رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو جمال رحمت سے زینت بخشی اور نبوت کے بلند عہدے پر فائز فرما کر بہت سی صفات سے متصف فرمایا۔

حدیث کی کتابوں میں بھی نعت گوئی کی ابتدائی روایت موجود ہے۔ نبی اکرمؐ کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ نے آپؐ کی صفات و معجزات کو بیان کیا اور آپ کی عظمت کو اپنی زبان سے بیان کیا۔ حضرت عباس بن عبد المطلب کی ایک مشہور حدیث ہے جو نعت کے ابتدائی نمونوں میں شامل کی جاتی ہے:

"اے نبی! جس کی شفاعت تمہارے ذریعے ہوگی، وہ تمہارے قاصم کے طور پر یاد کیا جائے گا۔"(٦)

یہ قول حضرت عباس بن عبد المطلبؓ کی نعتیہ شاعری یا نعتیہ مدح کا ایک اہم جزو ہے، جو نبی مکرمؐ کی شفاعت کے عقیدے پر مبنی ہے۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق نبی اکرمؐ کو روزِ قیامت مقامِ محمود عطا ہوگا، جہاں وہ اپنی امت کے گناہ گار افراد کی شفاعت فرمائیں گے۔ حضرت عباس نے اسی عقیدے کو شعری صورت میں بیان کرتے ہوئے اس حقیقت کو اجاگر کیا ہے کہ نبی اکرمؐ کی ذاتِ مبارک شفاعت کا ذریعہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا سے وہ ان افراد کی سفارش کریں گے جو ان کے دامن سے وابستہ ہوں گے۔ "قاصم" کا لفظ یہاں اس مفہوم میں آیا ہے کہ وہ شخص جس کے گناہ اور بداعمالیاں نبیؐ کی شفاعت کی برکت سے ختم یا تقسیم کر دی جائیں گی، وہ گویا نبیؐ کی روحانی کرم گستری کا نشان اور نتیجہ ہوگا۔ یہ قول نبیؐ کے روحانی تصرف، شفاعت کی عظمت، اور ان کے مقامِ قربِ الٰہی کی ادبی و عقیدتی ترجمانی کرتا ہے۔ حضرت عباس کا یہ طرزِ بیان نعتیہ روایت میں صرف محبت کا اظہار نہیں بلکہ ایک عمیق دینی حقیقت کی شعری تفسیر ہے، جو نعت کو محض مدح سے بلند کر کے ایک روحانی اور عقیدتی پیغام کا وسیلہ بنا دیتا ہے۔

صحابہ کرام نے نبی اکرمؐ کی عظمت کو مختلف انداز میں بیان کیا۔ ان میں سے کئی صحابہ نے نعتیہ اشعار بھی کہے۔ حضرت حسان بن ثابت، جو کہ نبی اکرمؐ کے مداح شاعر تھے۔ ان کی نعت گوئی کی سب سے اہم مثال ہے۔ حضرت حسان بن ثابت نبیؐ کی شان میں بہت ساری نعتیہ اشعار کہتے تھے اور ان کی شاعری کو اہلِ ایمان نے بہت پسند کیا۔ حضرت حسان(٧) بن ثابت کا مشہور شعر کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

"تم سے بہتر کبھی کسی نے آنکھوں سے نہیں دیکھا، اور تم سے زیادہ حسین کسی نے نہیں پیدا کیا۔"

اس شعر میں نبیؐ کے ظاہری حسن و جمال کو اس انداز میں بیان کیا گیا کہ اُن جیسا حسین کبھی کسی نے دیکھا، نہ ہوگا۔ یہ بیان محض جسمانی حسن تک محدود نہیں بلکہ اُس نورانی جمال کی طرف بھی اشارہ ہے جو ہر دیکھنے والے کو متاثر کرتا تھا۔ یہاں نبی کریمؐ کے جامع صفاتِ کمال اور حسنِ خلق و خلق دونوں مراد ہیں۔ ان کے جسمانی خدوخال سے لے کر اخلاقی عظمت تک، ہر پہلو اس قدر مکمل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں ان جیسا کوئی دوسرا نہیں۔ یہ شعر نہ صرف نعتیہ روایت میں حسنِ نبویؐ کا فصیح اظہار ہے بلکہ عقیدہ "خاتم المرسلین" اور افضل البشر کی بھی شاعرانہ تعبیر ہے، جو نعتیہ ادب کے جمالیاتی و ایمانی عناصر کو مضبوط کرتا ہے۔

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خلفائے راشدین نے بھی نبی اکرمؐ کی مدح وتعریف میں متعدد مواقع پر کلام کیا۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب نے مختلف مواقع پر نبیؐ کی شان میں نعتیہ کلام کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبیؐ کی محبت میں اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا جس کو رحمانی یوں رقم کرتے ہیں:

"تم تمام افعال میں محمود ہو، تم میں تمام مخلوقات سے بہترین خوبی موجود ہے۔"(۸)

حضرت علیؓ کا یہ قول نبی اکرمؐ کے کمالِ صفات اور افضلیتِ مطلقہ کا نہایت جامع اور فصیح بیان ہے۔ اس میں دو بنیادی نکات نمایاں ہیں۔ "تم تمام افعال میں محمود ہو" یہاں "محمود" کا مطلب ہے وہ ذات جس کے تمام افعال، اقوال، اور سیرت سراپا قابلِ ستائش ہوں۔ حضرت علیؓ کی نگاہ میں نبیؐ کی سیرت، خواہ وہ عبادات ہوں، معاملات، اخلاق یا قیادت پر پہلو میں وہ کامل ترین ہے اور ہر عمل اپنی جگہ پر قابلِ تعریف ہے۔ یہ فقرہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرمؐ کو صفاتِ کمال کا ایسا جامع پیکر قرار دیا گیا ہے جو تمام مخلوقات (انبیاء، اولیاء اور عام انسانوں) کی بہترین صفات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ گویا حضرت علیؓ نبیؐ کو مظہر کمالاتِ الٰہیہ قرار دے رہے ہیں جن کی ذات پر اعتبار سے "افضل البشر" اور "رحمت اللعالمین" ہے۔ اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ کی نعت گوئی نہ صرف محبت پر مبنی ہے بلکہ ایک گہری معرفت اور روحانی بصیرت کی حامل بھی ہے، جو نعتیہ ادب کی فکری بنیادوں میں شامل ہے۔ حضرت محمدؐ کی ازواجِ مطہراتؓ میں سے کسی نے باضابطہ طور پر نعت نہیں لکھی، لیکن ان کی محبت اور عقیدت کی جھلک ان کے اقوال اور افعال میں موجود ہے۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) اور دیگر بیویاں نبیؐ کے قریب رہ کر ان کی شخصیت کو جانتی تھیں اور اپنے جذبات وعقیدت کو مختلف طریقوں سے ظاہر کرتی تھیں۔ نعت گوئی محض شاعری نہیں، بلکہ عشقِ رسولؐ کا علمی اظہار ہے۔ یہ وہ مبارک عمل ہے جس کی بنیاد خود صحابہ کرام، اہلِ بیت اطہار اور امہات المومنین نے اپنے کردار اور گفتار سے رکھی۔ نعت گوئی صرف الفاظ کی زیبائش یا شعری مہارت کا مظاہرہ نہیں، بلکہ یہ عشقِ رسولؐ کا ایک گہرا، روحانی اور فکری اظہار ہے۔ یہ ایک ایسا فن ہے جس میں شاعر اپنی قلبی کیفیت، جذباتی وابستگی اور عقیدت کو شعری قالب میں پیش کرتا ہے۔ اس اظہار میں ادب، تعظیم اور محبت کا انتہائی درجہ پایا جاتا ہے اور یہ عمل محض تخلیقی نہیں بلکہ ایک روحانی عمل بن جاتا ہے۔ اس مبارک روایت کی بنیاد خود عہدِ نبویؐ میں رکھی گئی، جب صحابہ کرامؓ نے رسول اللہؐ کی مدح میں اشعار کہے۔ اسی طرح اہلِ بیت اطہار یعنی امہات المومنین نے بھی سیرتِ نبویؐ کے مختلف پہلوؤں کو محفوظ کیا اور نبی کریمؐ کی اخلاقی، معاشرتی اور گھریلو زندگی کو اُمت کے سامنے پیش کیا، یہ سب وہ بنیادیں ہیں جن پر نعت گوئی کا فکری اور علمی ڈھانچہ کھڑا ہے۔ لہٰذا نعت محض جذباتی اظہار نہیں بلکہ ایک ایسا علمی اور روحانی عمل ہے جو عشقِ مصطفیٰؐ کی سچائی کو شعری انداز میں بیان کرتا ہے اور اُمت کے دلوں میں اس محبت کو زندہ رکھتا ہے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا، نبی کریمؐ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ آپ نے نبیؐ کی ولادت کے وقت ایک خواب دیکھا جس میں نورانی منظر اور فرشتوں کی زبان سے نعتیہ کلمات سننے کا شرف حاصل ہوا۔

"جب محمدؐ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ایک نور نکلا جو شام کے محلات تک پھیل گیا، اور میں نے فرشتوں کو کہتے سنا: محمدؐ پر سلام

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہو، سردارِ عالم پیدا ہو چکے ہیں۔"

یہ کلمات ایک آسمانی نعت کی مانند ہیں، جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبی کریمؐ کی آمد محض ایک ولادت نہ تھی بلکہ ایک انقلابی روحانی ظہور تھا جس کا پیغام اہلِ آسمان نے بھی سنا۔ یہ نعتیہ احساس ہمیں یاد دلاتا ہے کہ رسول اللہؐ کی تشریف آوری صرف زمین والوں کے لیے نہیں، بلکہ یہ ایک کائناتی واقعہ تھا جس کی گونج آسمانوں میں بھی سنائی دی۔ فرشتے درود و سلام کے نغمات میں مصروف ہوئے اور عرشِ الٰہی پر رحمتوں کی بارش نازل ہوئی۔ یہ ایک ایسا نورانی لمحہ تھا جس نے تاریخِ انسانی کے دھارے کو موڑ دیا۔ اور ظلمت میں ڈوبی دنیا کو ہدایت کی روشنی عطا کی۔ نبی کریمؐ کی ذاتِ اقدس میں وہ تمام صفات جمع ہو گئیں جو ایک کامل انسان اور ہادی برحق کے لیے لازم تھیں۔ آپؐ نہ صرف رحمت للعالمین ہیں بلکہ حق و باطل کے درمیان واضح امتیاز کی علامت بھی ہیں۔ آپؐ کی آمد نے انسان کو اس کی اصل پہچان دی اور معاشرتی، اخلاقی اور روحانی سطح پر ایک ایسا انقلاب برپا کیا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ نعت گو شعراء آپؐ کی ذات کو محض ایک تاریخی شخصیت کے طور پر نہیں بلکہ ایک دائمی روحانی رہنما کے طور پر دیکھتے ہر دور کے انسان کے لیے سرچشمہءِ ہدایت ہے۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا:

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا وہ عظیم المرتبت خاتون تھیں جنھوں نے نبی کریمؐ کے نبوت کے ابتدائی ایام میں نہ صرف دل و جان سے ساتھ دیا بلکہ اپنی تمام دولت اور حیثیت بھی راہِ نبوت میں لگا دی۔ جب نبی کریمؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ گھبرا کر حضرت خدیجہ کے پاس آئے۔ حضرت خدیجہ نے تسلی دیتے ہوئے یہ نعتیہ کلمات ادا کیے:

"یا رسول اللہؐ! آپ سچ بولتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، یتیموں کے ساتھ مہربانی کرتے ہیں۔"

یہ جملے نہ صرف تسلی ہیں بلکہ نبی کریمؐ کے کردار کی زبانی تصویر کشی بھی ہیں جو نعت کی حقیقی روح سے سرشار ہیں۔ یہ جملے نبی کریمؐ کی سیرتِ طیبہ کی وہ عکس بندیاں ہیں جو نہ صرف دلوں کو تسکین دیتی ہیں بلکہ ایمان کو جلا بھی بخشتی ہیں۔ نعت جب حقیقی روح کے ساتھ کہی جائے، تو وہ محض الفاظ کا مجموعہ نہیں رہتی بلکہ ایک قلبی واردات بن جاتی ہے۔ یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب شاعر کا دل، عقل اور روح یکجا ہو کر عشقِ مصطفیٰؐ کی ترجمانی کرتے ہیں۔ نبی کریمؐ کے حسنِ سلوک، شفقت، عدل، حلم، صداقت اور رحمت جیسے پہلو جب نعت کے پیرائے میں بیان ہوتے ہیں، تو سننے والا خود کو اُن صفات کے سائے میں محسوس کرتا ہے۔ یہ کلام ایک آئینہ بن جاتا ہے جس میں اُمت اپنے لیے کردار کی جھلک دیکھ سکتی ہے۔ یوں نعت، محض مدحت نہیں بلکہ تربیت بھی ہے، ایک ایسی تربیت جو انسان کو اخلاقی بلندیوں کی طرف مائل کرتی ہے اور اسے رسولِ اکرمؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہی نعت کا کمال ہے کہ وہ ایک ساتھ جذبہ، ادب، فہم اور عقیدت کو یکجا کر کے، ایک ایسی دنیا تخلیق کرتی ہے جہاں لفظوں کے ذریعے عشق کا اظہار ہوتا ہے اور قاری یا سامع کو اپنے رب کے محبوبؐ کی قربت محسوس ہونے لگتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، علم، فصاحت اور نبی کریمؐ کی قربت میں سب سے بلند مقام رکھتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عنہا کی شخصیت اسلام کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اگرچہ حضرت عائشہ نے باضابطہ طور پر نعتیں نہیں لکھیں، مگر ان کے اقوال اور نبیؐ کے بارے میں ان کا بے پناہ احترام اور محبت ہر جگہ واضح ہے۔ آپؓ نے نبی کریمؐ کی ذات کو اس ایک جملے میں سمیٹا:

"میں نے آپ سے ہمیشہ اللہ کی رضا کے لیے محبت کی۔"

"کان خلقہ القرآن" یعنی "نبیؐ کا اخلاق قرآن تھا"۔ اس ایک فقرے میں ایک پوری نعت پوشیدہ ہے۔ یہ جملہ نبیؐ کی کامل شخصیت کو مکمل انداز میں بیان کرتا ہے کہ آپؐ کی سیرت قرآنِ مجید کی عملی تفسیر تھی۔

حضرت محمدؐ کی صحابیات بھی آپ کی شخصیت سے گہرا عقیدہ رکھتی تھیں۔ ان میں سے کچھ نے نبیؐ کے بارے میں اشعار کہے یا نعت کی صورت میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نبیؐ سے محبت بے مثال تھی۔ اگرچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جانب سے کوئی باضابطہ نعت نہیں ملتی، مگر ان کے جذبات وعقیدت کی جھلک اُن کے اقوال میں دیکھی جاتی ہے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر اکرمؐ کے بارے میں جو باتیں کہیں اور جو اشعار روایت کیے، وہ آپ کی بے پناہ محبت اور عقیدت کے غماز ہیں۔ اردو ادب میں نعت نگاری کی ابتدا پندرہویں اور سولہویں صدی کے دوران ہوئی۔ جب اردو زبان کا ارتقاء ہوا تو اس وقت مرد شاعروں نے نعت گوئی کا آغاز کیا۔ تاہم انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں اردو ادب میں خواتین شاعرات نے نعت گوئی میں اپنی اہمیت کا بھرپور احساس دلایا۔ خواتین کی نعت نگاری کی تاریخ اردو ادب کا ایک نیا باب ہے۔ جس میں ان شاعرات نے اپنی شاعری کے ذریعے نبیؐ کے لیے عقیدت اور محبت کا اظہار کیا۔

نعت گوئی کا آغاز تاریخِ ادب میں ایک قدیم روایت کے طور پر ملتا ہے تاہم اصنافِ سخن میں اسے ایک مستقل اور خود مختار صنف کے طور پر تسلیم کیے جانے کا عمل نسبتاً بعد میں سامنے آیا۔ نعت محض شعری اظہار کا نام نہیں بلکہ یہ ایک ایسی ادبی صنف ہے جس میں جذبات، شعور، صداقت اور روحانی حقیقت پسندی کی ہم آہنگی بنیادی تقاضا ہے۔ یہ شاعری کے دائرے میں رہتے ہوئے بھی اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔

لفظ "نعت" کی معنوی بنیاد قرآن مجید کی آیت "وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَک" (الانشراح:۴) میں پیوست نظر آتی ہے، جو اس صنف کی روحانی اساس کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ دنیاوی سطح پر نعتیہ شاعری کی ابتدا عربی زبان میں ہوئی۔ ابتدائی نمونوں میں حضرت عبد المطلب کے وہ اشعار شامل ہیں جو انھوں نے حضور نبی کریمؐ کی ولادت باسعادت کی خوش خبری سن کر خانہ کعبہ میں سرورِ کائناتؐ کو گود میں اٹھا کر کہے۔ یہ اشعار تہنیتی نوعیت کے ابتدائی نعتیہ کلام کی مثال کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔ اسی تسلسل میں، سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے وہ اشعار بھی قابل ذکر ہیں جو انھوں نے اس وقت کہے جب حضرت حلیمہ سعیہ رضی اللہ عنہا حضور اکرمؐ کو اپنی آغوشِ تربیت میں لے جا رہی تھیں۔ یہ اشعار کسی خاتون کی جانب سے کہے گئے نعتیہ کلام کے اولین نمونے کے طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں، جو نعت گوئی کے ابتدائی ارتقائی مراحل میں خواتین کی شرکت اور جذباتی وابستگی کا اہم ثبوت ہیں۔

بعثتِ نبویؐ کے بعد خواتین کی نعتیہ شاعری کا اولین اور اہم نمونہ قبیلہ بنوزُہر کی ایک خاتون کے اشعار میں ملتا ہے۔ یہ اشعار نبی کریمؐ کی مدح و تعریف پر مشتمل ہیں اور اپنی معنویت، اخلاص اور ادبی حسن کے باعث نعتیہ ادب میں تاریخی اہمیت رکھتے ہیں۔ تحقیقی

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

طور پر یہ امر قابل توجہ ہے کہ یہ اشعار طویل عرصے تک حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منسوب رہے، تاہم موجودہ علمی وادبی تحقیق نے اس انتساب کو غلط قرار دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان اشعار کی اصل تخلیق کار ایک خاتون تھیں۔ یہ واقعہ نعتیہ ادب میں خواتین کے تخلیقی کردار کو اجاگر کرتا ہے اور اس بات کی دلیل فراہم کرتا ہے کہ نعت گوئی کے ابتدائی دور میں خواتین نے بھی اس صنف میں فعال شرکت کی، اور ان کے جذباتِ نے عشق رسولؐ کے شعری اظہار کی صورت اختیار کی۔ رحمانی(۸) لکھتے ہیں:

"میری آنکھ نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو کبھی نہیں دیکھا اور عورتوں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو جنم نہیں دیا آپ کی صورت بہت دلکش ہے اور آپ کی قدر و منزلت بہت بلند ہے گویا آپ ویسے ہی پیدا کیے گئے جیسا آپ نے چاہا ہو۔"

نعتیہ ادب کے اولین نمونوں کا سراغ اُن منظوم کلامات میں بھی ملتا ہے جو رسول اکرمؐ کی مدینہ منورہ آمد کے موقع پر بنو نجار کی کم سن بچیوں نے دف بجاتے ہوئے پیش کیے۔ یہ اشعار محض خوشی و مسرت کا اظہار نہیں بلکہ عقیدت و محبتِ رسولؐ کا آئینہ دار ادبی اظہار بھی ہیں، جو نعتیہ صنف کے ابتدائی خدوخال کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان اشعار کو نعت کے اولین استقبالیہ نمونوں میں شمار کیا جاتا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ نعت گوئی محض شعری روایت نہیں بلکہ ایک جذباتی، روحانی اور تہذیبی مظہر بھی ہے جو امت کے ہر طبقے سے وابستہ رہا ہے، حتیٰ کہ معصوم بچیاں بھی اس عشق رسولؐ میں شامل نظر آتی ہیں۔ رحمانی لکھتے ہیں:

"ہم بنو نجار ہیں، اور ہمیں فخر ہے کہ ہمارے پڑوس میں محمدؐ جیسے عظیم ہمسایہ تشریف لائے۔ کیا ہی خوش نصیبی ہے!"

ہجرت نبویؐ کے فوری بعد ایک غیر معمولی اور اسرار آمیز واقعہ روایات میں محفوظ ہے۔ جس کا تعلق نعتیہ شاعری کے ایک منفرد پہلو سے ہے۔ روایات کے مطابق ایک شب اہلِ مکہ نے نہایت دل آویز، موثر اور سریلی آواز میں کچھ اشعار سنے، جو رسولِ اکرمؐ کی مدح و توصیف پر مشتمل تھے۔ حیرت انگیز امر یہ تھا کہ ان اشعار کو پڑھنے والا شخص نظر نہیں آیا، جس کے باعث یہ واقعہ اہلِ مکہ کے لیے باعثِ حیرت و اضطراب بن گیا اور کہا جاتا ہے کہ اس واقعے نے ان کی نیند تک اُڑا دی۔ ادبی ناقدین اور محققین نے اس واقعے کو "شعر الجنی" (جنات کا کلام) یا "شعر المجہول" (نامعلوم شاعر کا کلام) کے عنوان سے تعبیر کیا ہے۔ یہ اشعار اپنی ہیئت، تاثیر بخشی اور موضوع کے اعتبار سے نعتیہ ادب کے ابتدائی غیر مرئی اور روحانی مظاہر کا ایک اہم حوالہ بن چکے ہیں، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ نعت گوئی کی تاثیر صرف انسانی دائرہ احساس تک محدود نہیں بلکہ ماورائی سطح پر بھی اس کا عکس نظر آتا ہے۔ نعتیہ ادب اور سیرتِ نبویؐ کے مطالعے میں ایک اہم نسائی کردار ام معبد رضی اللہ عنہا کا ہے، جن کا ذکر اُن اشعار میں بھی آتا ہے جو ہجرت کے بعد "شعر الجنی" یا "شعر المجہول" کے طور پر روایت ہوئے ہیں۔ ام معبد قبیلہ خزاعہ سے تعلق رکھنے والی ایک صاحبِ کردار اور فصیح الکلام خاتون تھیں، جن کے خیمے میں رسول اکرمؐ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہجرتِ مدینہ کے دوران مختصر قیام فرما ہوئے۔

یہ روایت نہ صرف ہجرتِ نبوی کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے بلکہ نعتیہ روایات میں خواتین کے فعال کردار کی بھی نشاندہی کرتی ہے۔ ام معبد رضی اللہ عنہا کا مشاہدہ، ان کے الفاظ، اور ان کے خیمے میں پیش آنے والا واقعہ نعتیہ ادب میں ایک مقدس اور متاثر کن حوالہ بن چکا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کے اس عظیم مرحلے میں نعتیہ روایت کے ابتدائی نقوش کس طور پر ابھرے۔ نعتیہ ادب کی ابتدائی تشکیل میں خواتین کا کردار نہایت اہم اور قابل توجہ رہا ہے۔ ہجرت نبویؐ کے دوران اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا کا وہ مبارک

AL-AASAR Journal Vol. 3, No. 1 (2026)
Quarterly *Research Journal* Online ISSN: 3006-693X
www.al-aasar.com Print ISSN: 3006-6921

قیام، جس میں رسول اکرمؐ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے خیمے میں کچھ دیر کے لیے ٹھہرے، نعتیہ ادب میں ایک با معنی اور تاریخی واقعہ کے طور پر محفوظ ہے۔ اس موقع پر اُمِّ معبد نے جو تاثرات بیان کیے، وہ اپنی نوعیت کی ایک منفرد نثری نعت شمار کی جاتی ہے، جس میں رسول اللہؐ کی جسمانی و روحانی خوبیاں نہایت فصاحت و بلاغت سے بیان کی گئی ہیں۔ اہلِ سیر و تذکرہ نے ام معبد کا اصل نام عاتکہ بنت خوالہ کے طور پر بھی ذکر کیا ہے، جو ان کے تاریخی و ادبی تعارف کی تکمیل کرتا ہے۔ عربی زبان میں نعتیہ شاعری کے نسائی نمونوں کے حوالے سے ایک اور دل کش اور با معنی واقعہ محمد رضا مصری نے اپنی کتاب "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" میں نقل کیا ہے۔ رحمانی لکھتے ہیں:

"وہ نبی جو اللہ کی طرف سے تائید یافتہ ہے، آ چکا ہے جو میرے لیے ہدایات کا ذریعہ ہے۔ احمدؐ کو مبعوث کیا گیا ہے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو لوگ ایک ایسی کتاب کے ساتھ رہ جاتے جو فائدہ نہ دیتی۔ محمدؐ کا نام ہی باعثِ نجات ہے۔"

☆☆☆☆☆

حوالے

۱۔ جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد ۱، اعظم گڑھ، دارالمصنفین۔ (۱۹۸۴ء) ص: ۲۷

۲۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ، جلد: ۱۱ اعظم گڑھ، دارالمصنفین۔ (۱۹۱۸ء) ص: ۵۳

۳۔ سلیم اختر، اردو ادب کی مختصر تاریخ، لاہور، سنگ میل پبل کیشنز، (۲۰۰۱ء) ص: ۸۷

۴۔ القرآن، سورۃ القلم، آیت ۰۴

۵۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت ۰۵

۶۔ حدیث: حضرت عباس بن عبد المطلب، ص: ۴۵

۷۔ حسان بن ثابت دیوانِ حسان، مرتبہ و تحقیق، محمد حمید اللہ مطبوعہ، مجلس نشریات اسلام، لاہور، (۲۰۰۳ء) ص: ۲۵

۸۔ صبیح، رحمانی، اردو نعت کی شعری روایت، کراچی، مجلس برکاتیہ، (۲۰۱۸ء) ص: ۴۴

References

1. Jamil Jalbi (1984) History of Urdu Literature, Volume 1, Azamgarh, Darul Musannafeen. Pp. 27-1
2. Shibli Nomani, (1918) Seerat-ul-Nabi, Vol. 1, Azamgarh, Darul-Musannafeen. P. 53
3. Saleem Akhtar, (2001) A Brief History of Urdu Literature, Lahore, Sang e mail Publications, p. 87.
4. The Quran, Surah Al-Qalam, Verse 04
5. The Quran, Surah Al-Ahzab, Verse 05
6. Hadith: Hazrat Abbas bin Abdul Muttalib, p. 45
7. Hassan bin Thabit (2003) Diwan Hassan, Status and Research, Muhammad Hamidullah Published, Majlis Nashari Islam, Lahore, p. 25
8. Sabih Rehmani, (2018) The poetic tradition of Urdu Naat, Karachi, Majlis Barakatiya, p.44